سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلْمَدَائِحُ الْحِسَانُ

مِنْ

کَلَامِ سَیِّدِنَا حَسَّانَ رضی اللہ عنہ

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلْمَدَائِحُ الْحِسَان

مِنْ

کَلَامِ سَیِّدِنَا حَسَّان رضی اللہ عنہ

﴿سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 111-140-140 (42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلْمَدَائِحُ الْحِسَان مِنْ کَلَامِ سَیِّدِنَا حَسَّان رضی اللہ عنہ

﴿سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ وتخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت : فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱ : جولائی 2012ء

تعداد : 1,200

✡ ✡ ✡

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۷۰-۹۷-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس اُمتِ مسلمہ کے ایمان کا مرکز ومحور اور حقیقی اَساس ہے۔ لہٰذا اہلِ اسلام محافلِ نعت منعقد کرکے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کے ساتھ اپنی بے پناہ محبت اور جذباتی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ ربّ العزت نے خود قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کا ذکرِ جمیل پیرایۂ نعت میں کیا ہے۔ خالقِ کائنات اپنے حبیب ﷺ سے جب بھی مخاطب ہوا تو نام لینے کی بجائے کبھی یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کہا اور کبھی یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ اور کبھی یٰسین کے لقب سے پکارا۔ اِسی طرح کلامِ مجید میں کہیں وَالضُّحٰی کہہ کر آپ ﷺ کے رُخِ اَنور کی قسم کھائی اور کہیں وَاللَّیْل کہہ کر آپ ﷺ کی شبِ تاریک کی مانند سیاہ زلفوں کی قسم کھائی۔ همه قرآن دَر شانِ محمد ﷺ کے مصداق پورا قرآن حکیم حضور ﷺ کی مدح اور نعت ہی تو ہے۔ اِس کے پیرایۂ اِظہار میں نعت ہی کا رنگ صاف جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ خود محفلِ نعت منعقد فرماتے اور بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں مدح سرائی کا شرف حاصل کرتے اور انعام و اکرام پاتے۔ آپ ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے کہ وہ آپ کی مدح میں لکھے ہوئے قصائد پڑھ کر سنائیں۔

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی

اکرم ﷺ حضرت حسان ﷛ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھواتے، وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کے متعلق (کفار و مشرکین کے مقابلہ میں) فخریہ شعر پڑھتے۔ (سنن ترمذی)

حدیث شریف میں وارِد لفظ کَانَ استمرارِ فعل پر دلالت کرتا ہے اور اس اَمر کی خبر دیتا ہے کہ یہ واقعہ بار بار ہوا اور یہ آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا۔ آپ ﷺ ہمیشہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں منبر پر بلاتے اور وہ حضور ﷺ کی شان میں نعت پڑھتے اور کفار کی ہجو میں لکھا ہوا کلام سناتے۔ اس سے آپ ﷺ کی عظمت وشوکت اور علو مرتبت کا پتہ چلتا ہے۔

الغرض ممدوحِ خالقِ کائنات رحمۃً للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدح خوانی کرنا، آپ ﷺ کی نعت پڑھنا، سننا اور محافلِ نعت منعقد کرنا قرآن و سنت کے عین مطابق جائز بلکہ مطلوب اَمر ہے۔ یہ عمل قرونِ اُولیٰ سے لے کر آج تک جاری و ساری ہے اور اِن شاء اللہ العزیز تا اَبد جاری رہے گا۔

دعا ہے کہ یہ مجموعہ احادیث اَہل اِیمان کے دلوں میں محبت و عشق رسول کی ضیاء باریوں میں مزید اِضافہ کا باعث بنے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)
رِیسرچ اسکالر، فریدِ ملت رِیسرچ انسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّة

۱. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًاo (النساء، ٤: ١٧٤)

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نُور (بھی) اُتار دیا ہےo‘‘

۲. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التوبة، ٩: ١٢٨)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo‘‘

۳. وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○ (الأنبياء، ۲۱: ۱۰۷)

’’اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر○‘‘

٤. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا○ (الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

’’فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے○‘‘

٥. يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا○ (الأحزاب، ۳۳: ٤٥-٤٦)

’’اے نبیِّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے○ اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)○‘‘

٦. اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo (الأحزاب، ۳۳: ۵۶)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کروo‘‘

۷. اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا o لِّتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الفتح، ۴۸: ۸۔ ۱۰)

’’بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور آپ (ﷺ کے دین) کی مدد کرو اور آپ (ﷺ) کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کروo (اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی

جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo‘‘

٨. وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌo

(الصف، ٦١: ٦)

’’اور (وہ وقت بھی یاد کیجیے) جب عیسٰی بن مریم (علیہما السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ کی آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسولِ آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہےo‘‘

٩. نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَo مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ o وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ o وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ o

(القلم، ٦٨: ١۔٤)

’’نون (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) قلم کی قسم اور

اُس (مضمون) کی قسم جو (فرشتے) لکھتے ہیںo (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیںo اور بے شک آپ کے لیے ایسا اَجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگاo اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)o‘‘

۱۰. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَo (البلد، ۹۰: ۱۔۳)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قسم اور (ان کی) قسم جن کی ولادت ہوئی o‘‘

۱۱. وَالضُّحٰیo وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰیo مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰیo وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی o وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰیo اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰی o وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی o وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی o فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْo وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْo وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ o (الضحی، ۹۳: ۱۔۱۱)

’’(اے حبیبِ مکرّم!) قسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرۂ انور)

کی (جس کی تابانی نے تاریک روحوں کو روشن کر دیا)○ (اے حبیبِ مکرّم!) قَسم ہے سیاہ رات (کی طرح آپ کی زلفِ عنبریں) کی جب وہ (آپ کے رُخِ زیبا یا شانوں پر) چھا جائے○ آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہے○ اور بے شک (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر (یعنی باعثِ عظمت و رفعت) ہے○ اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے○ کیا اس نے آپ کو (مہربان) نہیں پایا پھر اس نے (آپ کے ذریعے) یتیموں کو ٹھکانا دیا○ اور اس نے آپ کو بھٹکی ہوئی قوم کے درمیان (رہنمائی فرمانے والا) پایا تو اس نے (انہیں آپ کے ذریعے) ہدایت دے دی○ اور اس نے آپ کو (جوّاد و کریم) پایا تو اس نے (آپ کے ذریعے) محتاجوں کو غنی کر دیا○ سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ فرمائیں○ اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیں○ اور اپنے رب کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کریں○‘‘

۱۲. اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○

(الم نشرح، ۹۴: ۱-٤)

’’کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیا○ اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اُتار

دیاo جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھاo اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیاo‘‘

۱۳. اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ o (الکوثر، ۱۰۸: ۱۔۳)

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکرّ ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگاo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفٰى وَاشْتَفٰى. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحمَّدًا بَرًّا حَنِيْفًا ... رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب من أحب أن لا يسب نسبه، ١٢٩٩/٣، الرقم: ٣٣٣٨، وأيضًا في كتاب المغازي، باب حديث الإفك، ١٥٢٣/٤، الرقم: ٣٩١٤، وأيضًا في كتاب الأدب، باب هجاء المشركين، ٢٢٧٨/٥، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ﵁، ١٩٣٤/٤ـ ١٩٣٥، الرقم: ٢٤٨٩ـ٢٤٩٠ـ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ ﷦ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسّان ﷛ سے یہ فرماتے سنا: جب تک تم اللہ ﷻ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل ؑ) تمہاری تائید کرتے رہیں گے۔ نیز حضرت عائشہ ﷦ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کرکے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا سینہ ٹھنڈا کیا)۔ حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

’’تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔

’’تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔

’’بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لیے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲. عَنْ عُرْوَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها تَكْرَهُ أَنْ يُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ، وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے (اگرچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے)۔ آپ فرماتی تھیں: (انہیں برا بھلا مت کہو،) انہوں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب حديث الإفك، ٤/١٥١٨، الرقم: ٣٩١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ٤/٢١٣٧، الرقم: ٢٧٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩٧، الرقم: ٢٥٦٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩٦، الرقم: ٨٩٣١.

’’بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لیے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ هِشَامٍ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ ﷺ، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ہشام ﷺ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر ﷺ) سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان ﷺ کو برا بھلا کہنے لگا (کیوں کہ وہ بھی حضرت عائشہ ﷺ پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے)۔ حضرت عائشہ ﷺ نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو، وہ کفار کے مقابلہ میں (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا کرتے

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب، حديث الإفك، ٤/١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٤، وأيضًا في كتاب الأدب، باب هجاء المشركين، ٥/٢٢٧٨، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٧۔

تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥. وفي رواية للبخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ: اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ.

’’حضرت براء ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان ﷺ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور جبرائیل ﷺ بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘

٤-٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ١١٧٦/٣، الرقم: ٣٠٤١، وأيضًا في كتاب المغازي، باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة، ١٥١٢/٤، الرقم: ٣٨٩٧، وأيضًا في كتاب الأدب، باب هجاء المشركين، ٢٢٧٩/٥، الرقم: ٥٨٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ١٩٣٣/٤، الرقم: ٢٤٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٢/٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٩٣/٣، الرقم: ٦٠٢٤.

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

صحیح بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کے روز حسان بن ثابت ﷺ سے فرمایا: ''مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل ﷺ بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔''

٦. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ ﷺ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ ﷺ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهٗ، وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ ﷺ: لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذَالِكَ. قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِيْنَ لَهٗ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [النور، ٢٤:١١]؟ فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ قَالَتْ لَهٗ: إِنَّهٗ كَانَ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب حديث الإفك، ٤/١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤/١٩٣٤، الرقم: ٢٤٨٨۔

يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، درآنحالیکہ ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے انہیں اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

''وہ پاکیزہ اور دانش مند ہیں، ان پر کسی کے عیب جوئی کی تہمت نہیں ہے، وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے (اَز راہِ تفنن) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے۔ مسروق نے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لیے زبردست عذاب ہے۔﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اندھے پن سے بڑا عذاب بھی ہوگا؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں کفار کو جواب دیتے تھے، یا ان (کفار) کی ہجو و مذمت کرتے تھے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ

۷-۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب من أحب أن لا يسب نسبه، ۳/۱۲۹۹، الرقم: ۳۳۳۸، وأيضًا في كتاب —

الْمُشْرِكِيْنَ. قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

٨. وفي رواية: عَنِ الشَّعْبِيِّ قال: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي قُرَيْشٍ. قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَسَبِي فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَسُلُّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نسب کا کیا ہوگا؟“ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ”میں آپ کے نسب مبارک کو ان (مشرکین) سے ایسے نکال لوں گا، جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

”امام شعبی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی

المغازي، باب حديث الإفك، ٤/١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٤، وأيضًا في كتاب الأدب، باب هجاء المشركين، ٥/٢٢٧٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٩٥، الرقم: ٧١٤٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠١٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٧۔

اکرم ﷺ سے قریش کی مذمت بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں موجود میرے نسب کا کیا کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے نسب کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ رضي الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ؟ قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ، فَقَالَ حَسَّانُ:

وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيْدَتُهُ هٰذِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٩: أخرجه أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٤، الرقم: ٢٤٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠٢١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٨، الرقم: ٢٠٨٩٤، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/١٠٣، الرقم: ٨۔

’’حضرت عائشہ ﷺ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسان ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ابوسفیان کی ہجو کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ میری جو قرابت ہے اس کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت و تکریم عطا کی ہے! میں آپ (کے نسب مبارک) کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ پھر حضرت حسان ﷺ نے یہ قصیدہ کہا:

’’آل ہاشم کی بزرگی کا کوہان بنتِ مخزوم کی اولاد ہے، اور تیرا باپ تو غلام تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ، فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، ثُمَّ أَرْسَلَ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤/١٩٣٥، الرقم: ٢٤٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٣٨، الرقم: ٣٥٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٨، الرقم: ٢٠٨٩٥، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/٦٤، الرقم: ٢١۔

إِلٰى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ ﷺ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوْا إِلٰى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنْبِهٖ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهٗ، فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيْمِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي. فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ. وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیوں کہ ان (گستاخوں) پر (میری نعت اور) اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک ﷺ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت ﷺ کی طرف پیغام بھیجا جب حضرت حسان آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اب وقت آ گیا ہے، آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے پھر اپنی زبان نکال کر ہلانے لگے۔ پھر عرض کیا: (یا رسول

اللہ!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابو بکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے۔ (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابو بکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ حضرت حسان ﷺ حضرت ابو بکر ﷺ کے پاس گئے، پھر واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر نے میرے لیے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ أَنَّ حَسَّانَ ﷺ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيْهِمْ

١١–١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الشعر، ٤/٣٠٤، الرقم: ٥٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٢، ٥/٢٢٢، الرقم: ٢١٩٨٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٣٩، الرقم: ١٧١٦، ١١/٢٦٧، الرقم: ٢٠٥١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٤٠ـ٤١، الرقم: ٣٥٨٤ـ ٣٥٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٨، الرقم: ٤١٤٥ـ

أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنْشُدُكَ اللهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي أَيَّدَكَ اللهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

١٢. وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ: فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَجَازَهُ وَتَرَكَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٣. وفي رواية: أَقْبَلَ حَسَّانُ ﷺ عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللهَ، أَتَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابن مسیّب ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت حسان ﷺ نے ایک ایسے حلقہ میں جہاں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بھی موجود تھے، ان سے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (کفار و مشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! میں نے سنا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

’’اسی معنی کی ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ پس انہیں (یعنی حضرت عمر فاروق ﷛ کو) خدشہ لاحق ہوا کہ یہ (یعنی حضرت حسان ﷛) انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا حوالہ دے دیں گے۔ اس لیے انہوں نے اجازت دے دی (کیوں کہ حضرت حسان ﷛ حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں منبر رسول پر آپ ﷺ کی نعت کے اشعار پڑھا کرتے تھے)۔‘‘

اس روایت کو امام احمد اور ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

’’ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت ﷛، حضرت ابو ہریرہ ﷛ کے پاس آئے اور کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے (کفار و مشرکین کی ہجو کا) جواب دو، (اور پھر دعا فرمائی:) اے اللہ! روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرما؟ حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے جواب دیا: جی ہاں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴. عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ ﷛ أَنَّ عُمَرَ ﷛ مَرَّ بِحَسَّانَ ﷛ وَهُوَ یُنْشِدُ

۱۴: أخرجه مسلم في الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ﷛، ٤/١٩٣٢، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في ـــ

الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھور کر ان کی طرف دیکھا تو حضرت حسان نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں آپ سے افضل شخص (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ خود ظاہراً) موجود تھے۔ پھر انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف مڑ کر دیکھا (جو کہ وہاں موجود تھے) اور کہا: (اے ابوہریرہ!) میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (مشرکین کو) جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ذریعہ سے تائید فرما؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! (سنا ہے)۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

.... السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الشعر، ٤/٣٠٣، الرقم: ٥٠١٣، والنسائي في السنن، كتاب المساجد، باب الرخصة في إنشاد الشعر الحسن في المسجد، ٢/٤٨، الرقم: ٧١٦۔

١٥. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت ﷺ کے لیے منبر رکھتے تھے جس پر وہ کھڑے ہوکر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر یا دفاع کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا رہے گا جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في إنشاد الشعر، ١٣٨/٥، الرقم: ٢٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ /٧٢، الرقم: ٢٤٤٨١، والحاكم في المستدرك، ٥٥٤/٣_٥٥٥، الرقم: ٦٠٥٨_٦٠٥٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٨/٤، وأبو يعلى في المسند، ١٨٩/٨، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٧/٤، الرقم: ٣٥٨٠_

رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کی اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ يَهْجُوْ مَنْ قَالَ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان ﷺ کے لیے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کی ہجو (یعنی مذمت) کیا کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب تک حسان رسول اللہ کی طرف سے دفاع کرتا رہے گا روح القدس بھی حسان ﷺ کے ساتھ (ان کے مددگار) ہوں گے۔‘‘

١٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الشعر، ٤/٣٠٤، الرقم: ٥٠١٥، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ١/٥٤٨، الرقم: ٤٤٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/١٦٩۔

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ ﷺ حَسَّانُ فَقِيْلَ لَهَا: إِنَّهُ قَدْ أَعَانَ عَلَيْكِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ: مَهْلًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ فِي شِعْرِهِ بِرُوْحِ الْقُدُسِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''امام شعبی سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ کی خدمت میں حضرت حسان ﷺ کا تذکرہ ہوا کہ وہ سیدہ عائشہ ﷺ کے خلاف لوگوں کی مدد کرتے تھے،تو حضرت عائشہ ﷺ نے فرمایا: (حسان کے بارے میں کچھ کہنے سے قبل اچھی طرح) سوچ لیا کرو کیوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شعر گوئی میں اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد فرماتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ

١٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠١٩، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٥٧، الرقم: ٣٨٢۔

١٨: أخرجه الطحاوي فيشرح معاني الآثار، ٤/٢٩٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٤١٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٩٠۔

الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَنَا. قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: أَنَا. قَالَ: إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ. قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ: أَنَا. إِذْ قَالَ: أُهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت کعب ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں۔ اور حضرت ابن رواحہ ﷺ نے بھی عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم مشرکین کی ہجو کرو اور اس کام میں روح القدس تمہاری مدد کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طحاوی نے بیان کیا ہے۔

١٩. عَنْ بَرِيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَعَانَ جِبْرِيْلُ ﷺ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ ﷺ عَلٰى مَدْحِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَبْعِيْنَ بَيْتًا.

١٩: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ١/٣٠٦، الرقم: ٦٣١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٤٠٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢١، والخزرجي في خلاصة تذهيب تهذيب الكمال، ١/٧٥، الرقم: ١١، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٧۔

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ: هٰذَا الْإِسْنَادُ وَهُوَ الصَّحِيْحُ.

’’حضرت بریرہ ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت ﷺ کی حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح کے سلسلہ میں ستر اشعار کے ساتھ مدد فرمائی۔‘‘

اس حدیث کو امام فاکہی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عساکر نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔

٢٠. عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ: وَإِيَّاكَ يَا سَيِّدَ الشُّعَرَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

’’حضرت ہشام بن حسان ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان ﷺ سے فرمایا: اور (سناؤ!) اے شاعروں کے سردار!‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

٢٠: أخرجه ابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٤٤، الرقم: ٢٩٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٣۔

٢١. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَدَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضي الله عنه فَأَمَرَتْ فَأُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

٢٢. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَتْ تَأْذَنُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه وَتَدْعُوْ لَهُ بِالْوِسَادَةِ وَتَقُوْلُ: لَا تُؤْذُوْا حَسَّانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَنْصُرُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِلِسَانِهِ.

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت مسروق سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھے کہ اتنے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ان کی تکریم کرنے کا) حکم دیا کہ اُن کے لیے تکیہ رکھا جائے۔ (حضرت حسان رضی اللہ عنہ چونکہ اشعار کے ذریعے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے تھے، اس لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ عزت و تکریم بخشی)۔''

اس روایت کو امام طبری اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔

٢١-٢٢: أخرجه الطبري في جامع البيان، ١٨/٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٧٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/١٥٨.

’’ایک دوسری روایت میں امام محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ حضرت حسان ﷺ کو گھر میں آنے کی (خصوصی) اجازت دیتی تھیں اور ان کے لیے تکیہ لگانے کا اہتمام کرتی تھیں اور تاکیداً فرماتیں کہ انہیں تنگ نہ کیا جائے کیوں کہ وہ اپنے اَشعار کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی مدد کیا کرتے تھے۔‘‘

اسے امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

٢٣. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتٰى فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَهْجُوْكَ، فَقَامَ ابْنُ رَوَاحَةَ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ. فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُوْلُ ثَبَّتَ اللهُ. قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

فَثَبَّتَ اللّٰهُ مَا أَعْطَاكَ مِنْ حُسْنٍ
تَثْبِيْتَ مُوْسٰى وَنَصْرًا مِثْلَ مَا نُصِرُوْا

قَالَ: وَأَنْتَ يَفْعَلُ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا مِثْلَ ذَالِكَ. ثُمَّ وَثَبَ

٢٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٦، الرقم: ٦٠٦٥، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٤٢، الرقم: ٢٩٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٤٠٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٦۔

كَعْبٌ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ. قَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُوْلُ: هَمَّتْ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

هَمَّتْ سَخِيْنَةُ أَنْ تُغَالِبَ رَبَّهَا
فَلَيُغْلَبَنَّ مَغَالِبَ الْغَلَّابُ

قَالَ: أَمَا أَنَّ اللهَ لَمْ يَنْسَ ذَالِكَ لَكَ. قَالَ: ثُمَّ قَامَ حَسَّانُ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ:يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِيْهِ وَأَخْرَجَ لِسَانًا لَهُ أَسْوَدَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي إِنْ شِئْتَ أَفْرَيْتُ بِهِ الْمَزَادَ. فَقَالَ: اذْهَبْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ لِيُحَدِّثَكَ حَدِيْثَ الْقَوْمِ وَأَيَّامَهُمْ وَأَحْسَابَهُمْ، ثُمَّ اهْجُهُمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا نَحْوَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسجد نبوی میں) تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (اپنے اشعار میں) آپ کی مذمت (وہجو) کرتا ہے۔ اس موقع پر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے لگے: (یا رسول

اللہ!) ابوسفیان کی ہجو و مذمت میں مجھے (اشعار کہنے کی) اجازت دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدم رکھے۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! میں نے ہی کہا تھا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

''پس اللہ تعالیٰ آپ کے عطا کردہ حسنِ بے پایاں کو سلامت رکھے، جیسے اس نے حضرت موسیٰ ؈ کے حسن کو سلامت رکھا، اور اسی طرح آپ کی بھی مدد و نصرت فرماتا رہے جیسے حضرت موسیٰ ؈ کی مدد و نصرت فرماتا رہا۔''

آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اسی طرح بھلائی فرمائے گا۔ پھر حضرت کعب ﷜ اچانک اٹھے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بھی اجازت عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو وہی ہے جس نے هَمَّتْ والا شعر کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ (پھر فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

''قبیلہ سخینہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے مالک پر غالب آ جائیں، پس چاہیے کہ بہت زیادہ غلبہ پانے والا شخص مغلوب جگہوں پر (ہمیشہ ہی) غالب آ جائے۔''

''آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری اس خدمت کو نہیں بھول سکتا جو تم نے پیش کی ہے۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت حسان ﷜ اٹھ

کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے بھی اس (ابو سفیان) کی مذمت میں کچھ کہنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ پھر انہوں نے اپنی زبان نکالی جس کا کچھ حصہ کالا تھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھے اجازت دیجیے تاکہ میں (اپنی زبان کے نشتر سے) اس کا پیٹ چاک کروں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (پہلے تم) ابو بکر کے پاس جاؤ، وہ تمہیں ان کے (مخصوص) ایام اور ان کے حسب و نسب کے بارے میں بتائیں گے۔ پھر تم ان کی مذمت کرو (اور اس کام میں) جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور اسی طرح ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔
امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ رَأَى النِّسَاءَ يَلْطِمْنَ وُجُوْهَ الْخَيْلِ بِالْخُمُرِ، فَتَبَسَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه وَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ؟ فَأَنْشَدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه:

٢٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٦، الرقم: ٤٤٤٢، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٦٤، الرقم: ٩٧٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٦، والفاكهي في أخبار مكة، ٥/٢١٥، الرقم: ١٧٢۔

عَدِمَتْ ثِنْيَتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَتَفَي كِدَاءُ

يُنَازِعْنَ الْأَعِنَّةَ مُسْرِعَاتٍ
يَلْطِمُهُنَّ بِالْخَمْرِ النِّسَاءُ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْخُلُوْا مِنْ حَيْثُ قَالَ حَسَّانُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم ﷺ فتح کے سال (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے عورتوں کو فرطِ خوشی سے گھوڑوں کے چہروں پر شراب کے کٹورے مارتے دیکھا تو آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر تبسم ریز ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر! حسان نے کیسے شعر کہا تھا؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

’’میرا دہن نابود ہو جائے اگر تم اسے دیکھ نہ سکو۔ (میں خود پر گریہ کروں یعنی مر جاؤں) اگر تم گھوڑوں کو مقام کداء کی طرف گرد اڑاتے نہ دیکھو۔ وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے ہیں، اور ان کی تھوتھنیوں پر عورتیں شراب پھینکتی ہیں۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہیں سے داخل ہو جاؤ، جہاں سے داخل ہونے کا حسان نے کہا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبری اور طحاوی نے بیان کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۵. عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رضي الله عنه أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ:

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيٰى وَيَحْيٰى كِلَاهُمَا
لَهٗ عَمَلٌ فِي دِيْنِهٖ مُتَقَبَّلُ
وَأَنَّ أَخَا الْأَحْقَافِ إِذْ قَامَ فِيْهِمْ
يَقُوْلُ بِذَاتِ اللهِ فِيْهِمْ وَيَعْدِلُ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا.

۲۵: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥/٦١، الرقم: ٢٦٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٣، الرقم: ٢٦٠١٧، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٤٥، الرقم: ٣٦٥۔

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت حبیب بن ابی ثابت ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

’’میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ ربّ العزت کے برگزیدہ رسول ہیں اور بے شک ابو یحییٰ (یعنی زکریا ﷺ) اور یحیٰ ﷺ دونوں آپ ﷺ کے دین میں مقبول عمل ہیں، اور ہود ﷺ جب اپنی قوم میں کھڑے ہوتے تو فرماتے: اللہ کی ذات کی قسم! وہ نبی آخر الزماں ان میں ہیں اور وہ عدل و انصاف کرنے والے ہیں۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور وہ (نبی آخر الزماں) میں ہی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ﷺ يَقُوْلُ: هَجَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٢٦–٢٨: أخرجه الطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٥٩_٦٦٠، الرقم: ٩٧٥_٩٧٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٦٤، الرقم: ٢٠٥٠٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٨، والمناوي في فيض القدير، ١/٤٤٧_

وَالْمُسْلِمِيْنَ ثَـلَاثَةُ رَهْطٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ: عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزِّبَعْرِي وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَ لَا تَأْمُرُ عَلِيًّا أَنْ يَهْجُوَ عَنَّا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ عَلِيٌّ هُنَالِكَ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا الْقَوْمُ نَصَرُوا النَّبِيَّ بِأَيْدِيْهِمْ وَأَسْلِحَتِهِمْ فَبِأَلْسِنَتِهِمْ أَحَقُّ أَنْ يَنْصُرُوْهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَرَادَنَا. فَأَتَوْا حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ ﵁ فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لَهٗ، فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِمِقْوَلِي مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرٰى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْتَ لَهَا. فَقَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهٗ لَا عِلْمَ لِي بِقُرَيْشٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْبِرْهُ عَنْهُمْ وَنَقِّبْ لَهٗ فِي مَثَالِبِهِمْ. فَهَجَاهُمْ حَسَّانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ. قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ هُوَ يَسِيْرُ عَلٰى نَاقَتِهٖ، وَشَنَقَهَا بِزِمَامِهَا، حَتّٰى وَضَعَتْ رَأْسَهَا عِنْدَ قَادِمَةِ الرَّحْلِ. فَقَالَ: أَيْنَ كَعْبٌ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: هَا أَنَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: خُذْ. قَالَ كَعْبٌ:

قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ
وَخَيْبَرَ ثُمَّ أَجْمَمْنَا السُّيُوْفَا

نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ
قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا أَوْ ثَقِيفَا

قَالَ: فَأَنْشَدَ الْكَلِمَةَ كُلَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَهِيَ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ.

٢٧. وفي رواية: قَالَ مُحَمَّدٌ (يعني ابن سيرين): فَنُبِّئْتُ أَنَّ دَوْسًا أَسْلَمَتْ بِكَلِمَةِ كَعْبٍ هٰذِهِ.رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٢٨. وفي رواية: فَكَانَ حَسَّانُ وَكَعْبٌ يُعَارِضَانِهِمْ بِمِثْلِ قَوْلِهِمْ بِالْوَقَائِعِ وَالْأَيَّامِ وَالْمَآثِرِ، وَيُعِيرُوْنَهُمْ بِالْمَنَاقِبِ، وَكَانَ ابْنُ رَوَاحَةَ يُعِيرُهُمْ بِالْكُفْرِ، وَيَنْسِبُهُمْ إِلَى الْكُفْرِ، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِمْ شَيْءٌ شَرًّا مِنَ الْكُفْرِ وَكَانُوْا فِي ذَالِكَ الزَّمَانِ، أَشَدُّ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ حَسَّانَ وَكَعْبٍ وَأَهْوَنُ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ ابْنِ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا أَسْلَمُوْا وَفَقِهُوا الإِسْلَامَ كَانَ أَشَدُّ الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ قَوْلَ ابْنِ رَوَاحَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.

’’امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین کے تین آدمیوں عمرو بن العاص، عبد اللہ بن زبعری اور ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی، تو مہاجرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہماری طرف سے ان مشرکین کی مذمت کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی اس کام کے لیے موزوں نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ایک قوم نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی اپنے ہاتھوں اور اسلحہ کے ساتھ مدد کی تو وہ اپنی زبانوں سے بھی اس کی مدد کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ تو انصار نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی مراد ہم (یعنی انصار) سے ہے۔ تو وہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سارا ماجرہ بیان کیا۔ وہ آگے بڑھے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے! مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھے میرے قول (یعنی نعتوں) کے بدلہ میں جو کچھ صنعاء اور بصری کے درمیان (دولت) ہے وہ بھی ملے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہی اس کام کے لیے موزوں ہو۔ تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے قریش کے بارے میں علم نہیں ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے ابوبکر! حسان کو قریش کے بارے میں بتا دو، اور ان کی خامیوں اور خرابیوں کے بارے میں بھی اسے آگاہ کر دو۔ تو حضرت

حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت کعب بن مالک ﷡ نے مشرکین کی مذمت میں اشعار کہے۔‘‘

’’امام ابن سیرین فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی مبارک پر جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس کی لگام کھینچی، یہاں تک کہ اس نے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کعب کہاں ہے؟ تو حضرت کعب ﷛ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شعر پڑھنا شروع کرو۔ تو حضرت کعب نے کہا:

’’ہم نے تہامہ اور خیبر سے ہر شک کو ختم کر دیا۔ پھر ہم نے تلواریں جمع کیں اور انہیں اختیار دیا اور اگر وہ بول سکتیں تو یقیناً یہ کہتیں کہ ان کی کاٹ قبیلہ دوس ہیں یا قبیلہ ثقیف۔‘‘

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پورا قصیدہ پڑھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ محمد کی جان ہے! یہ اشعار ان کفار پر تیروں کے اثر انداز ہونے سے بھی زیادہ اثر رکھتے ہیں۔‘‘

ایک روایت میں امام محمد بن سیرین نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ قبیلۂ دوس حضرت کعب ﷛ کے ان اشعار کی وجہ سے اسلام لے آیا۔‘‘

اسے امام طبری، عبد الرزاق اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کفار کو (اپنے اشعار کے ذریعے) آڑھے ہاتھوں لیتے، جیسا کہ مختلف واقعات، مخصوص دنوں اور کارناموں میں ان کے اشعار اور ان کے مناقب میں عیب لگاتے اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ انہیں کفر کا عیب لگاتے اور کفر کی طرف منسوب کرتے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ ان کے ہاں کفر سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں ہے۔ اور اس زمانہ میں ان کفار پر سب سے سخت قول حضرت حسان اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کا ہوتا اور سب سے ہلکا قول حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ہوتا۔ پس جب مشرکین مکہ نے اسلام قبول کر لیا اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کر لی تو ان پر سب سے سخت قول حضرت ابن رواحہ کا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے۔

٢٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَنٰى لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشِدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ.

٣٠. وفي رواية: يَهْجُوْ عَلَيْهِ الْمُشْرِكِيْنَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٢٩-٣٠: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٨/٤، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ٤٨٤/١، الرقم: ٦٤٨، وابن عدي في الكامل، ٢٧٤/٤، الرقم: ١١٠٦، وابن تيمية في

اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ شَاهِيْنَ وَابْنُ عَدِيٍّ وَوَافَقَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَالذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں) نعت پڑھتے۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’(اے حسان!) مشرکین کی ہجو کرو اور (اس کام میں) جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طحاوی، ابن شاہین اور ابن عدی نے روایت کیا ہے اور ابن تیمیہ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

٣١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ بِشِعْرٍ أَحْسَنَ مِنْ

..........الصارم المسلول، ١/٢١٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤/٣٠٠، الرقم: ٤٩١٣۔

٣١: أخرجه الطبري في جامع البيان، ١٨/٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٧٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/١٥٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٣٩۔

شِعْرِ حَسَّانَ ﷺ وَلَا تَمَثَّلْتُ بِهِ إِلَّا رَجَوْتُ لَهُ الْجَنَّةَ، قَوْلَهُ لِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

هَجُوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

أَتَشْتِمُهُ وَلَسْتَ لَهُ بِكُفْءٍ
فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ

لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيْهِ
وَيَجْرِي لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ

فَقِيْلَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَلَيْسَ هٰذَا لَغْوًا؟ قَالَتْ: لَا، إِنَّمَا اللَّغْوُ مَا قِيْلَ عِنْدَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا شعر نہیں سنا جو حضرت حسان ﷜ کی شاعری سے بہتر ہو اور میں نے جب بھی حضرت حسان ﷜ کا یہ شعر پڑھا تو ان کے لیے جنت کی آرزو کی۔ (بالخصوص) ان

کا وہ شعر جو ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب کی (ہجو میں) انہوں نے کہا تھا:

''تو نے محمد (ﷺ) کی مذمت کی تو میں تجھے آپ ﷺ کی جانب سے اس مذمت کا جواب دیتا ہوں اور یہ کہ اس جواب کی جزاء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاؤں گا، کیوں کہ مجھے یقین ہے کہ میرے والد اور میرے دادا اور میری شرافت اور ناموسِ محمد (ﷺ) کے ناموس و شرافت کو تم سے بچانے والی (ڈھال) ہے۔ تمہاری مجال کیسے ہوئی کہ تم (ہمارے آقا) محمد ﷺ کو (سبّ و شتم) کرو جبکہ تم تو خود آپ ﷺ کی مقدس نعلین کے برابر بھی نہیں گردانے جاتے۔ بس پھر یہ بات ٹھہری کے تمہارا شر تمہارے خیر پر قربان ہو گیا میری زبان تو (گستاخِ رسول کے خلاف) تیزی سے کاٹ کرنے والی ہے اور اِس میں کوئی عیب اور دوہرا معیار نہیں (یعنی ناموس مصطفیٰ ﷺ کے دفاع میں ہم ساری مصلحتیں بالائے طاق رکھ دیتے ہیں) اور یہ زبان آپ ﷺ کی مدح سرائی میں ہمیشہ محو رہی ہے اور آئندہ بھی اسی ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی نعت گوئی میں ہی مصروف رہے گی۔ اور کوئی پلیدی اسے گدلا نہیں سکے گی۔''

تو سیدہ عائشہ ﵂ سے کہا گیا: اے اُمّ المؤمنین! کیا یہ لغو بات نہیں؟ آپ ﵂ نے فرمایا: نہیں، بلکہ فضول باتیں وہ ہیں جو عورتوں کے ہاں بطور تغزل کہی جاتی ہیں (جبکہ یہ تو مدحتِ مصطفیٰ ﷺ ہے)۔''

اس حدیث کو امام طبری، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا (يعني ابن سيرين) وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ: وَالرَّجُلُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ أَيَتَوَضَّأُ مَنْ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَيُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: وَأَنْشَدَهُ أَبْيَاتًا مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ذَالِكَ الدَّقِيْقِ ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ نَحْوَهُ.

٣٣. وفي رواية: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أُخْتِهِ يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ: يَا خَالِي، أَنِّي سَمِعْتُ نَاسًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ الشِّعْرَ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ. قَالَ: فَأَنْشَدَ مُحَمَّدٌ عَشَرَةَ أَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ ﵁ مِنْ هَجَائِهِ ثُمَّ كَبَّرَ مُحَمَّدٌ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

٣٢-٣٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٤، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٨٠، الرقم: ٤١٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٢٧٥، وابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف/١٤٩، الرقم: ٩٢.

''حضرت ہشام سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا: امام محمد بن سیرین مسجد میں تشریف فرما تھے اس وقت ایک سائل نے جو کہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا ان سے سوال کیا کہ جو شخص مسجد میں شعر گنگناتا ہے کیا وہ (نماز ادا کرنے سے پہلے دوبارہ) وضو کرے؟ تو راوی بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین نے (اس شخص کو مسئلہ سمجھانے کے لیے اسی وقت) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار میں سے کچھ (نہایت عمدہ اور) معنی خیز شعر سنائے۔ پھر (دوبارہ وضو کیے بغیر) فوراً نماز کا آغاز کر دیا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔

''ایک روایت میں حضرت جریر بن حازم سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا: میں نے دیکھا کہ امام محمد بن سیرین نے وضو کیا، پھر نماز ادا کرنے کے لیے مسجد تشریف لائے، تو ان کے بھانجے یوسف بن عبد اللہ بن حارث نے ان سے دریافت کیا: ماموں جان! میں نے لوگوں کو مسجد میں کہتے ہوئے سنا ہے کہ شعر کہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے (یعنی امام ابن سیرین نے بھانجے کو مسئلہ سمجھانے کے لیے پہلے) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے وہ دس اشعار پڑھے جو انہوں نے (نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور) کفار و مشرکین کی ہجو میں کہے تھے، پھر انہوں نے (نیا وضو کیے بغیر) نماز کے لیے تکبیر کہی۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ أُمِّهٖ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِي الطَّوَافِ، فَتَذَاكَرُوْا حَسَّانَ رضي الله عنه، فَوَقَعُوْا فِيْهِ فَنَهَتْهُمْ عَنْهُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ هُوَ الَّذِي يَقُوْلُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

رَوَاهُ ابْنُ جُبَيْرٍ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ.

’’ایک روایت میں محمد بن سائب بن برکہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں: میں طواف کے دوران حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے

٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨١، الرقم: ٢٦٠٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٠، الرقم: ٢٠٩٠٨، والفاكهي في أخبار مكة، ١/٣٠٦ـ٣٠٧، الرقم: ٦٣٢ـ٦٣٣، وابن جبير في حديث المصيصي لوين، ١/٥٢، الرقم: ٢٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٣٩٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٧/٥٠، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٠/٤٢٦ـ

ساتھ تھی کہ بعض لوگوں نے حضرت حسان ﷺ کا تذکرہ کیا اور انہیں برا بھلا کہا، تو سیدہ عائشہ ﷺ نے ان لوگوں کو حضرت حسان ﷺ کو برا بھلا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا (حضرت حسان ﷺ) وہی نہیں ہیں جو (اپنے اشعار میں) یہ کہتے ہیں:

''تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو کی، تو میں ان کی طرف سے تجھے جواب دیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کام کا اجر و ثواب ہے، اور بے شک میرے والد، والدہ اور میری عزت، تم سے حضور نبی اکرم ﷺ کی عزت کو بچانے کے لیے ڈھال ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن جبیر نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، اس کے علاوہ ابن عساکر اور مزی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢٢٤] **جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ**

٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٦٠٥١، وابن أبي حاتم في تفسيره، ٩/٢٨٣٤-٢٨٣٥، والطبري في جامع البيان، ١٩/١٢٩-١٣٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٣٩، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/١٨١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٣/٢٤٤-

رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُمْ يَبْكُوْنَ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنْزَلَ اللهُ هٰذِهِ الآيَةَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّا شُعَرَاءُ. فَقَالَ: إِقْرَأُوْا مَا بَعْدَهَا: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ [الشعراء، ٢٦:٢٢٧] أَنْتُمْ ﴿وَانْتَصَرُوْا﴾ أَنْتُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرِيُّ.

''حضرت حسن براد ﷺ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا: جب یہ آیت مبارکہ ﴿اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں﴾ نازل ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن ابی رواحہ، حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسان بن ثابت ﷺ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ گریہ کناں تھے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے (شعراء کے بارے میں) یہ آیت نازل فرمائی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم بھی شاعر ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد والی آیت پڑھو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے﴾۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس آیت سے مراد تم لوگ ہو اور پھر (آیت کا اگلا حصہ) ﴿اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا﴾ تلاوت کر کے فرمایا: اس سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلٰى بَنِي نَوْفَلٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ ﷺ أَتَيَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ نَزَلَتْ ﴿طٰسٓمٓ الشُّعَرَاءُ﴾ يَبْكِيَانِ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ قَالَ: أَنْتُمْ؛ ﴿وَذَكَرُوا اللهَ كَثِيْرًا﴾ قَالَ: أَنْتُمْ؛ ﴿وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا﴾ قَالَ: أَنْتُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٣٧. وفي رواية: عَنِ السَّدِّيِّ ﷺ فِي قَوْلِهٖ: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ﷺ وَفِي شُعَرَاءِ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.

٣٨. وفي رواية: عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهٖ: ﴿وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا﴾ قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﷺ وَأَصْحَابُهٗ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

٣٦-٣٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٦، الرقم: ٦٠٦٤، والطبري في جامع البيان، ١٩/١٣٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤۔ ٣٣٦۔

''حضرت ابو الحسن مولی بنی نوفل سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ﴿طسم الشعراء﴾ نازل ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ وہ زار و قطار رو رہے تھے اور آپ ﷺ ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: ﴿اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں﴾۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ آیت کے اس حصہ ﴿سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔﴾ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد تم لوگ ہو۔ (پھر آپ ﷺ نے آیت کا اگلا حصہ تلاوت کیا:) ﴿اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے۔﴾ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد بھی تم لوگ ہو۔ (پھر آپ ﷺ نے آیت کا اگلا حصہ تلاوت کیا:) ﴿اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا (اور اپنے کلام کے ذریعہ اسلام اور مظلوموں کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ان کا جوش بھی بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں)﴾ اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت سدّی سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿سوائے اُن (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے﴾ کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور شعرائے انصار کی

شان میں اتری ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے، جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک ﴿اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا (اور اپنے کلام کے ذریعہ اسلام اور مظلوموں کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ ان کا حوصلہ بھی بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں)﴾ سے مراد حضرت عبداللہ بن رواحہ ﷺ اور اُن کے اصحاب ہیں۔‘‘

اِسے امام طبری نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ شُعَرَاءُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’امام محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے شعراء صحابہ

٣٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٤٠_٢٤١، الرقم: ٢٠٩٠٩_ ٢٠٩١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/ ٩٣، ٥٠/ ١٩٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ٥٢٥_

کرام میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم شامل تھے۔‘‘

اسے امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ﴿وَالشُّعَرَاءُ﴾ قَالَ: اَلْمُشْرِكُوْنَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَهْجُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ ﴿يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ غُوَاةُ الْجِنِّ ﴿فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ﴾ فِي كُلِّ فَنٍّ مِنَ الْكَلَامِ، يَأْخُذُوْنَ ثُمَّ اسْتَثْنَي، فَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ يَعْنِي حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہم كَانُوْا يَذُبُّوْنَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ هَجَاءَ الْمُشْرِكِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ﴿وَالشُّعَرَاءُ﴾ سے وہ مشرک شاعر مراد ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ رفقائے کار کی مذمت (اور ہجو) کرنے میں مصروف رہتے تھے، اور آیت مبارکہ - ﴿شاعروں کی پیروی بہکے

٤٠: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره، ٩/٢٨٣٤، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/٤٨٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤.

ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں﴾ - سے یہ مراد ہے کہ جن لوگوں کو جنات نے بہکایا ہو ﴿اور وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہوں۔﴾ اسی طرح وہ اپنی تاویلیں ہر فن اور کلام میں گھڑتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں استثناء کرتے ہوئے فرمایا: ﴿سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے﴾ اور اِس سے مراد حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت کعب بن مالک ﷺ (و دیگر نعت خواں) ہیں جو مشرکین مکہ کے خلاف حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب کا دفاع کیا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التّخریج

۱. القرآن الحکیم۔

۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤۔۲٤۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤۔۲۵٦ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱٤۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (۳۸٤۔٤۵۸ھ)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱٤۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۵. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (۳۸٤۔٤۵۸ھ)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱٤۱٤ھ/ ۱۹۹٤ء۔

٦. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ (۲۱۰۔۲۷۹ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۷. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦۱۔۷۲۸ھ)۔ الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱٤۱۷ھ۔

۸. ابن جبیر، ابوجعفر محمد بن سلیمان بن حبیب اسدی (۱۲۷۔۲۳٦ھ)۔ حدیث

المصیصی لوین۔ ریاض، سعودی عرب: اضوا السلف، ۱۴۱۸ھ۔

۹. ابن ابي حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۳۲۷ھ)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ صیدا، المکتبۃ العصریہ۔

۱۰. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۳۲۱۔۴۰۵ھ)۔ المستدرك على الصحيحين۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

۱۱. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۱۲. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۳. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ تهذیب التهذیب۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۴. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ۔

۱۵. خزرجی، صفی الدین احمد بن عبد اللہ انصاری یمنی (م۹۰۰ھ)۔ خلاصة تذهيب تهذيب الكمال۔ بیروت، لبنان: مکتب المطبوعات، ۱۴۱۶ھ۔

۱۶. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

١٧. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢_٢٧٥ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٨. ابن ابی الدنیا، أبوعبد اللہ بن محمد بن عبید (٢٠٨-٢٨١ھ) ۔ **الإشراف في منازل الأشراف**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤١١ھ۔

١٩. ذہبی، ابوعبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٣ھ۔

٢٠. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٧٣_٧٤٨ھ)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٢١. زیلعی، ابومحمد جمال الدین حنفی (م٧٦٢ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ١٤١٤ھ۔

٢٢. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (٨٤٩-٩١١ھ)۔ **الدر المنثور في التّفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٣ء۔

٢٣. ابن شاہین، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان (٢٩٧_٣٨٥ھ)۔ **ناسخ الحدیث ومنسوخه**۔ الزرقاء: مکتبۃ المنار، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨۔

٢٤. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (م ١٢٥٥ھ)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٧٣ء۔

٢٥. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم (١٥٩_٢٣٥ھ)۔ **کتاب**

الأدب۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دارالبشائر الاسلامیہ۔

٢٦. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم (١٥٩۔٢٣٥ھ)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠۔٣٦٠ھ)۔ **مسند الشامیین۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٢٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المعجم الأوسط۔** قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء

٣٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠۔٣٦٠ھ)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٣١. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠۔٣٦٠ھ)۔ **المعجم الکبیر۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٣٢. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ)۔ **تهذيب الآثار۔** قاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی۔

٣٣. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ)۔ **جامع البيان في تفسير القرآن۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٣٤. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد (٢٢٩ـ٣٢١ھ)۔ **شرح معاني الآثار۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٣٥. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد (٢٢٩ـ٣٢١ھ)۔ **مشكل الآثار۔** بیروت، لبنان: دار صادر۔

٣٦. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦ـ٢١١ھ)۔ **المصنف۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٣٧. عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد جراحی (١٠٨٧ـ١١٦٢ھ)۔ **كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٣٨. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧ھ۔ ٣٦٥ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

٣٩. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن (٤٩٩ـ٥٧١ھ)۔ **تاريخ دمشق الكبير المعروف بہ: تاريخ ابن عساكر۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

٤٠. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

٤١. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن

محمود (٧٦٢ـ٨٥٥ھ/١٣٦١ـ١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٤٢. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ٢٧٢ھ/٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

٤٣. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١ـ٧٧٤ھ)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

٤٤. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن (٦٥٤ـ٧٤٢ھ)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ۔

٤٥. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦ـ٢٦١ھ/٨٢١ـ٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٦. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (٥٤١ـ٦٠٠ھ)۔ **أحاديث الشعر**۔ عمان، اردن: المکتبۃ الاسلامیہ، ١٤١٠ھ۔

٤٧. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (٥٤١ـ٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ١٤١٠ھ۔

٤٨. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٤٩. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥ـ٣٠٣ھ)۔ **السنن**۔ حلب، شام:

مكتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ۔

٥٠. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ)۔ **السنن الكبرى۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

٥١. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ۔

٥٢. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ (٢١٠۔٣٠٧ھ)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ۔